بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارے فخر کا سبب

صرف ایک
یعنی ایمان ــــ وطن و زبان نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی :	اللہ تبارک وتعالیٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی :	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی :	اللہ تعالیٰ سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی :	ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق
ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ نارتھ ناظم آباد، بلاک بی، کراچی ۳۳

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمارے فخر کا سبب صرف ایک۔۔یعنی ایمان

فخر کے اسباب بہت سے ہوسکتے ہیں، مثلاً نسب، وطن، زبان، قابلیت، طاقت، سیاست، اقتدار، حسن۔لیکن فخر کے یہ تمام اسباب فانی ہیں۔ان میں سے کوئی بھی آخرت میں کام آنے والا نہیں، آخرت میں کام آنے والی چیز صرف ایمان ہے، یہی وہ چیز ہے جس پر ایک مسلم کو فخر کرنا چاہیئے۔اسی کی بنیاد پر معاشرہ کی تشکیل کرنی چاہیئے، اسی کی بنیاد پر محبتوں کو استوار کرنا چاہیئے۔

عزت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ عزوجل ہے۔اللہ عزوجل فرماتا ہے :۔

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا (نسآء ۔ ۱۳۹) بے شک تمام عزت اللہ کے قبضہ میں ہے۔

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ کے بمصداق اللہ ہی عزت دیتا ہے، اللہ ہی ذلت دیتا ہے، اگر ہمارا اللہ تعالیٰ پر واقعی ایمان ہے تو یقیناً وہ ہمیں عزت دیگا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا (فاطر۔ ۱۰) جو شخص عزت کا طلب گار ہے تو عزت تو سب اللہ کی ہے (وہ جس کو چاہیگا عزت دیگا)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ (منافقون ۔ ۸) عزت اللہ کے لئے ہے، اس کے رسول کے لئے ہے اور مؤمنین کے لئے ہے۔

آیتِ بالا سے واضح ہوا کہ ایمان ہی درحقیقت عزت ہے، لہٰذا قابلِ فخر چیز صرف ایمان ہی ہوسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا (بقرہ ۔ ۱۴۳) ہم نے تمہیں وسطِ اُمت بنایا۔

اے ایمان والو! ایمان ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہترین امت کا خطاب دیا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران ۔ ۱۱۰) (اے ایمان والو!) تم بہترین امت ہو تمہیں لوگوں (کی اصلاح) کے لئے پیدا کیا گیا ہے تم لوگوں کو نیک کام کا حکم دیتے ہو، برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

اے ایمان والو! یہ ایمان ہی ہے جس کے باعث اللہ تعالےٰ نے

هُوَ اجْتَبٰكُمْ (حج - ۷۸) تم کو (اقوامِ عالم میں) منتخب کیا (اور قیادت کی ذمہ داریاں تمہارے سپرد کیں)

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (فاطر - ۳۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے تمہیں چُن لیا اور (اپنی) کتاب کا وارث تمہیں ٹھہرایا۔

اے ایمان والو! تمہیں اپنے ایمان پر بجا طور پر فخر ہوسکتا ہے، اِس لئے کہ اِس ایمان ہی کی بدولت اللہ تعالیٰ کی نظرِ انتخاب تم پر پڑی اور تمہیں اقوامِ عالم کا قائد بنا دیا، تمہیں وہ اعزاز بخشا کہ دوسرے لوگ تمہارے غلام کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ (بقرۃ - ۲۲۱) مؤمن غلام مشرک سے بہتر ہے اگرچہ مشرک (بظاہر) کتنا ہی اچھا کیوں نہ معلوم ہو۔

اے ایمان والو! اسی ایمان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ ارشادِ باری ہے :۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ (بقرۃ - ۲۳۱) اللہ نے جو نعمتیں تمہیں بخشی ہیں انہیں یاد کرو اور جو کتاب اور حکمت تم پر نازل کی ہے اُسے بھی یاد کرو۔

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا (بقرۃ - ۲۶۹) یہ حکمت (اتنی بڑی نعمت ہے کہ) جس کو مل گئی اس کو درحقیقت خیرِ کثیر مل گئی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب و حکمت کا نزول اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کے مقابلہ میں تمام نعمتیں ہیچ ہیں۔ اے ایمان والو! یہ نعمت بھی تمہیں ایمان ہی کی بدولت ملی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ (یونس - ۵۷، ۵۸) اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور قلوب کی بیماریوں کے لئے شفاء (بخش شریعت) آگئی ہے، وہ (سرتاپا) ہدایت اور مؤمنین کے لئے رحمت ہے (اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ یہ سب کچھ اللہ کے فضل اور اسکی رحمت سے (تمہیں ملا) ہے تو اب اس (نعمت کے حصول) پر تمہیں خوش ہونا چاہیئے۔ یہ نعمت ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن کو لوگ جمع کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ایمان والوں کو ملی ہے، لہٰذا ایمان ہی وہ چیز ہے جس پر فخر کا دارومدار ہے۔ اے ایمان والو! یہ ایمان ہی ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ تمہارا دوست بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (بقرۃ - ۲۵۷) اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔

ایمان ہی غلبہ کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (آل عمران ۱۳۹) اے ایمان والو! تم ہی غالب رہو گے اگر مومن رہے۔

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝ (نساء - ۱۴۱) اللہ کافروں کو مومنین پر کبھی غلبہ نہیں دے گا۔

ایمان ہی فضلِ الٰہی کا باعث ہے، ارشادِ باری ہے :-

وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (آل عمران ۱۵۲) اللہ مومنین پر (بڑا) فضل کرنے والا ہے۔

ایمان ہی احساسِ برتری پیدا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ، وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ (مائدہ - ۵۱) اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو شخص ان کو دوست بنائے گا اس کا شمار انہی میں سے ہوگا۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ (توبہ - ۲۹) (اے ایمان والو!) ان لوگوں سے لڑو جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں اور اہلِ کتاب میں سے ان لوگوں سے بھی لڑو جو دینِ حق کو قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔

یہ ہے مومنین کی شان! مومنین کو برتر ہونا چاہیئے نہ کہ ماتحت۔ مومنین کو احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ احساسِ کمتری سے انسان اپنی امتیازی شان کھو دیتا ہے۔ اسلامی چیزوں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے، دوسروں کی چیزوں کو اختیار کرتا ہے، یہ چیز آخر کفر کی نہیں تو اور کس چیز کی غماز ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابوداؤد، صححہ العراقی بلوغ الامانی ۱۲۱/۱) جس نے کسی دوسری قوم کی مشابہت کی تو وہ انہی میں شمار ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین میں مزید احساسِ برتری پیدا کرتے ہوئے فرمایا :-

لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ (صحیح مسلم) یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو اور جب تم راہ میں ان میں سے کسی سے ملو تو اُسے تنگ راستہ پر چلنے کے لئے مجبور کرو۔

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تو مومنین میں احساسِ برتری پیدا کرنا چاہتے ہیں لیکن آج کل کے لوگ احساسِ کمتری میں مبتلا ہو کر دوسروں کی نقالی پر فخر کرتے ہیں۔ افسوس ہے، کیا یہی شانِ ایمان ہے۔ ایک مومن کو کافر کے مقابلہ میں اپنے ایمان پر فخر کرنا چاہیئے، لیکن ایک مومن کو دوسرے مومن پر فخر کرنے کے لئے کوئی بنیاد نہیں۔ اس سلسلہ میں لوگوں نے جو بنیادیں رکھی ہیں مثلاً نسب، وطن، زبان وغیرہ یہ سب سراسر غیر اسلامی ہیں۔ نسب پر فخر کرنا لغو ہے، نسب آخرت میں کام نہیں آئے گا۔ اہلِ کتاب اسی فخر میں مبتلا تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ (بقرۃ - ۱۳۴ و ۱۴۱)

یہ ایک جماعت تھی جو گذر گئی، ان کے عمل ان کے کام آئیں گے، تمہارے عمل تمہارے کام آئیں گے، ان کے اعمال کے متعلق تم سے باز پرس نہیں ہوگی۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ (مومنون - ۱۰۱)

اُس دن نسب کام نہیں آئیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

أَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى أَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ آدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلٰى أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوٰى كَفٰى بِالرَّجُلِ أَنْ يَّكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا { احمد۔ بلوغ الامانی ۱۹/۲۲۹ وسندہ صحیح }

یہ نسب ایسے نہیں کہ ان کی وجہ سے کسی کو بُرا کہا جائے، تم سب اولادِ آدمؑ ہو (تم سب آپس میں ایسے ہو جیسے) ایک صاع دوسرے صاع کے مقابلہ میں ہوتا ہے (کیا) تم اُسے بھرتے نہیں ہو (کیا ایک صاع دوسرے صاع سے برتر ہوتا ہے، نہیں بس اسی طرح) کسی کو کسی پر بزرگی نہیں ہے مگر دین اور تقوے کی وجہ سے۔ آدمی میں یہی بُرائی کافی ہے کہ وہ زبان دراز ہو، فحش بکنے والا ہو اور بخیل ہو (اخلاقی بُرائی درحقیقت بُرائی ہے۔ نسب کی بُرائی کوئی حقیقت نہیں رکھتی)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا، إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ، إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○ (حجرات - ۱۳)

اے لوگو! یہ قبیلے اور خاندان ہم نے اس لئے بنائے ہیں تاکہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچان سکو (یہ چیزیں عزت بخش نہیں ہیں عزت تو تقوے سے ملتی ہے) بیشک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ متقی ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا، خبردار ہے۔

وطن پر فخر کرنا بھی غیر اسلامی چیز ہے۔ وطن زمین کا ایک حصّہ ہوتا ہے، انسانی پیدائش کے لحاظ سے زمین کے ایک حصّہ کو دوسرے حصّہ پر کوئی فضیلت نہیں، جغرافیائی لحاظ سے کسی زمین کا بہتر ہونا یا دینی لحاظ سے کسی زمین کا باحُرمت ہونا اور بات ہے لیکن کسی بہتر زمین یا باحُرمت زمین میں پیدا ہونے سے کسی انسان کو کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوتی۔ مدینہ منورہ کی حُرمت سے کس کو انکار ہے، لیکن منافقین وہیں کی پیداوار ہیں۔ مدینہ منورہ کے مشرقی علاقہ مثلاً عراق وغیرہ سے بموجب حدیثِ نبوی بہت سے فتنے اُٹھے لیکن اُسی عراق کی سرزمین میں بہت سے اہل اللہ بھی پیدا ہوئے۔

وطن کی محبت نہ ایمان کا کوئی جزء ہے نہ اس سلسلہ میں کوئی حدیث وارد ہوئی ہے۔ اسلام عالمگیر اخوت کا درس دیتا ہے، مسلم قوم بس ایک قوم ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ○ (مؤمنون - ۵۲)

یہ تمہاری جماعت حقیقتاً ایک ہی جماعت ہے اور میں تم سب کا ربّ ہوں لہٰذا مجھ سے ڈرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ ایک ہے تو اُس کی جماعت بھی ایک ہی ہونی چاہئیے۔ یہ ہے وحدتِ ملّت کا وہ سبق جس کو ہم بالکل بھول گئے۔ اپنے ملک اور اپنی قوم پر فخر کرنے لگے، پہلے ملکی بعد میں مسلم بننے پر ناز کیا جانے لگا، کافروں کی نقالی میں ہمارے ہاں بھی مادرِ وطن نے جنم لیا، وطن کی خاطر مرنے اور جینے کا رجحان پیدا ہوا۔

اپنی مادری زبان پر فخر کرنا اور اس کی خاطر جھگڑنا اسلامی شیوہ نہیں، اسلام اس قسم کے جاہلانہ تصورات کو ملیا میٹ کرتا ہے۔ یہ تصورات تعصبات کو جنم دیتے ہیں۔ اس سے مسلمین کی قوت کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ ہمیں صرف اس زبان سے محبت ہونی چاہیئے جس میں اللہ نے اپنا آخری قانون نازل کیا، باقی تمام زبانیں ہمارے لئے برابر ہونی چاہئیں۔

مسلمین میں ملکی یا سیاسی نسلی یا قومی، لسانی یا ثقافتی حدود قائم کرنا اسلامی اصول کو مسخ کر دینے کے مترادف ہے، وطن پرستی سے اسلامی معاشرہ کی بنیادیں ہل جاتی ہیں۔ وحدتِ ملّت کا سبق قصّۂ پارینہ بن جاتا ہے۔ جتنے ملک اتنی ہی قومیں وجود میں آتی ہیں۔ اُمّتِ مسلمہ عصبیت کا شکار ہو جاتی ہے۔ اتفاق و اتحاد کا زرّیں اصول ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہ قومیں آپس میں لڑ لڑ کر اپنی قوت کو خود ہی پارہ پارہ کر لیتی ہیں، مشترک دشمن کے مقابلہ میں کبھی متحد نہیں ہوتیں۔ اگر ہوتی ہیں تو خلوص مفقود ہوتا ہے، ایک مسلم ملک پر مصیبت آتی ہے تو دوسرا مسلم ملک تماشہ دیکھتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ وہ رہتا ہے نہ یہ۔ کسی ملک کی حفاظت محض اللہ تعالیٰ کی رضاء جوئی اور اسلام کی بقاء کی خاطر صرف اسی ملک کے مسلمین پر ہی فرض نہیں بلکہ دنیا کے تمام مسلمین پر فرض ہے۔ لیکن کتنے مسلم ہیں جن کو اس بات کا احساس ہے۔ دینی فرقوں نے ہی کچھ کم نقصان نہیں پہنچایا تھا، جو کسر رہ گئی تھی وہ ان وطنی اور ملکی فرقوں نے پوری کر دی۔ اللہ کا رشتہ کالعدم ہو گیا، اللہ کی محبت کی جگہ وطن کی محبت نے لے لی، وطن کا بُت دل و دماغ پر چھا گیا، مسلم عنقا ہو گئے، اسلام ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتٰبِ أَقْوَامًا (صحیح مسلم)

بیشک اللہ اس کتاب کے ذریعہ قوموں کو رفعت و سربلندی عطاء فرمائے گا۔

مسلمین کو تو اس کتاب مبین کے ملنے پر فخر کرنا چاہئے جس کتاب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سربلندی کی ضمانت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُوْا إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَيْسَ مِنْ أُمَّتِيْ

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ)

جو شخص اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے (یعنی بے سوچے سمجھے اپنی قوم کی حمایت کرے) یعنی قوم کے لئے غضب میں آئے یا عصبیت کی دعوت دے یا عصبیت میں اپنی قوم کی مدد کرے پھر وہ قتل ہو جائے تو اس کا قتل جاہلیت کا قتل ہوگا، ایسا شخص میری اُمت میں سے نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد بابرکت میں ایک مہاجر اور ایک انصاری (لڑکوں) میں کچھ جھگڑا ہوگیا، انصاری نے انصار کو آواز دی۔ مہاجر نے مہاجرین کو آواز دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا :۔

مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ۔ یہ اہلِ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ لوگوں نے آپ کو سارا واقعہ سنایا، آپ نے فرمایا :۔

دَعُوْهَا فَإِنَّهَا خَبِيْثَةٌ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء و صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ)

اس (قسم کی پکار) کو چھوڑ دو، یہ خبیث پکار ہے۔

مہاجر اور انصار کتنے اچھے لقب ہیں لیکن جب اِن لقبوں کو مسلمین میں تفریق پیدا کرنے کا ذریعہ بنایا جائے تو ان لقبوں کا ترک کرنا ضروری ہے۔ ایسے موقع پر ان لقبوں سے پکارنا خبیث کام ہے، یہ ایامِ جاہلیت یعنی کافروں کا شعار ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ افسوس کہ لوگوں نے بہت سے گھٹیا لقبوں اور فرقہ وارانہ ناموں سے اپنے کو منسوب کر کے آپس میں تفریق پیدا کرلی، آئے دن کے جھگڑے انہی ناموں کے شاخسانے ہیں۔ کاش یہ لوگ غور کریں اور اپنا صرف ایک نام رکھ لیں یعنی مسلم، یہی اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

مَنِ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ فَقَالَ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ

(رواہ الترمذی فی ابواب الامثال وصحہ)

"جس نے جاہلیت کی پکار پکاری وہ اہلِ دوزخ میں سے ہے۔" ایک شخص نے پوچھا: "اے اللہ کے رسول، اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے۔ لہٰذا (مسلمین کو) اُن ہی القاب سے پکارو جن القاب سے اللہ نے جس نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے، پکارا ہے یعنی مومنین، اللہ کے بندے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ۱۲ ذوالحجہ ۱۰ھ کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا :۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ

اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک

وَاحِدٌ اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى اَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰى اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی (رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح بلوغ الامانی جزء ۱۲ صفحہ ۲۲۶ وسندہ صحیح)

ہے، خبردار ہو جاؤ عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں، نہ عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت ہے، نہ گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر کوئی فضیلت ہے، فضیلت صرف تقوے کی بنیاد پر ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا آیات اور احادیث سے ثابت ہوا کہ ایمان ہی ہے جس پر فخر کیا جائے۔ ایمان ہی عزت دیتا ہے، ایمان ہی باعث نجات ہے، ایمان ہی سے اللہ کی محبت اور نصرت حاصل ہوتی ہے، ایمان کا نتیجہ غلبہ ہے، احساس برتری ہے، ایمان ہی سے سربلندی اور سرفرازی ملتی ہے، ملک، وطن یا زبان سے عزت حاصل نہیں ہوتی۔ لہٰذا اے مسلمو! اپنے ملک، وطن اور نسب پر فخر کرنا چھوڑ دیجئے۔ دوسرے کے وطن کو بُرا نہ کہیئے۔ اگر آپ کے سامنے کوئی آپکے وطن کو بُرا کہے تو آپ کو ملال نہ ہو، آپکے دل کے کسی کونے میں یہ خیال باقی نہ رہے کہ آپ کا وطن زمین کے دوسرے قطعات یا طبقات سے بہتر ہے اور آپکے دل میں وطن کی کوئی محبت ہو۔ یہ تصورات ذہن سے نکال کر پھینک دیجئے آپکے نزدیک پوری دنیا یکساں ہو جائے۔ اسی طرح نسب اور مادری زبان کے متعلق بھی اپنی اصلاح کر لیجئے۔ آپ سوچیئے اگر آپ کسی دوسرے ملک میں پیدا ہوتے تو کیا وہ آپکے موجودہ وطن سے زیادہ عزیز نہ ہوتا کیا آپکو اس وقت اُس ملک کی زبان عزیز نہ ہوتی۔ اگر آپکو اپنا وطن یا زبان زیادہ عزیز ہے تو کیا دوسرے کو اپنا ملک اور زبان زیادہ عزیز نہیں، اگر ہے اور یقیناً ہے تو کیا یہ ترقی کرنے کی باتیں ہیں۔ کیا ایسے جذبات کے آپس میں تصادم نہیں ہوگا، کیا یہی اسلام ہے؟ ہر شخص اپنے وطن اور زبان کو اچھا سمجھتا ہے تو آخر وہ کیا معیار ہے جس کی بنیاد پر کسی کے وطن اور زبان کو دوسرے کے وطن اور زبان پر ترجیح دی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اگر آپ واقعی مومن بننا چاہتے ہیں تو اپنے مسلم بھائی کی خیر خواہی کیجئے خواہ وہ کہیں کا رہنے والا ہو، ایک دوسرے پر کسی قسم کے فخر کا اظہار نہ کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ (صحیح مسلم)

اللہ نے مجھ پر وحی بھیجی ہے کہ انکساری کو شیوہ بناؤ یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے۔

اے مسلمو! جب سے تم میں قوم پرستی اور وطن پرستی آئی جب ہی سے تم ذلیل ہوئے اور اگر اب بھی تمہیں ہوش نہیں آیا تو معلوم نہیں اور کتنا ذلیل و خوار ہو گے۔ اُٹھو! وطن پرستی اور قوم پرستی کی جڑیں اکھاڑ کر پھینک دو، مسلم بنو اور "مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا" کی صدائیں بلند کرو۔

جماعت المسلمین کی دعوت یہی ہے کہ آیئے اور سب مل کر ایک ہو جایئے۔ وطن اور زبان کی تفریق مٹا دیجئے۔ اپنے ایمان پر فخر کیجئے اور کسی چیز پر نہیں اور اس ایمان کو بھی اپنا ذاتی شرف نہ سمجھئے بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھئے اور اسکا شکر ادا کیجئے کہ اس نے ایمان کی دولت عطا فرمائی۔ ہر مسلم کو خواہ وہ کہیں کا رہنے والا ہو اپنا بھائی سمجھئے۔ اسکے نقصان کو اپنا نقصان سمجھئے، اسکے لئے وہی چیز پسند کیجئے جو آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ اگر آپ جماعت کی دعوت سے متفق ہیں تو جماعت کے ساتھ تعاون فرمایئے۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے ۔۔۔ جو پیرہن اس کا ہے وہ ملت کا کفن ہے